السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سامان کی خریدوفروخت کے طریقہ سے بیع المداینہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جب کہ سامان اپنی جگہ پر ہی موجود ہوتا ہے اور آج کل بعض لوگ اس طرح کاروبار کررہے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی سامان کو نقد یا ادھار بیچے الا یہ کہ اس کا مالک ہو اور اس سامان کو اپنے قبضہ میں لے چکا ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حکیم بن حزامؓ سے فرمایا تھا کہ ''جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے نہ بیچو۔''

اورعبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''سلف اور بیع (سلف کا معنی ہے ''قرض''۔ آپؐ نے فرمایا قرض اور بیع حلال نہیں۔ یعنی ایسی بیع حلال نہیں جس میں قرض کی شرط ہو: کوئی شخص کہے کہ میں یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپے میں فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ تو مجھے دس روپے قرض دے۔ ایسی شرط قائم کرنا باطل ہے) حلال نہیں اورنہ یہ حلال ہے کہ وہ چیز بیچو جو تمہارے پاس ہی نہ ہو۔'' (رواہ الخمسة باسناد صحیح) ان دونوں احادیث کے پیش نظر خریدنے والے کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ سامان کو اپنے قبضہ میں لئے بغیر بیچے۔

امام احمد، ابوداود، ابن حبان اور امام حاکم رحمة اللہ علیہم نے حضرت زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام ابوداود نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ سامان کو اسی جگہ بیچا جائے جہاں اسے خریدا گیا تھا حتی کہ تجار سامان کو اپنے مقامات پر منتقل نہ کرلیں۔

صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھانے پینے کی چیزیں خریدتے تھے تو انہیں اس بات پر مارا جاتا تھا کہ وہ اپنے مقامات تک سامان کو منتقل کئے بغیر فروخت کریں۔ اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص301

محدث فتویٰ